کی عدالت اور ان کے دین کے معاملے میں صادق ہونے کی شہادت قرآن مجید میں موجود ہے اور جو ان میں منافق تھے ان کا اظہار بھی ہو چکا ہے اس لئے ان کی مراسیل میں کسی قسم کا شک کرنا گویا صحابہ کی عدالت پر شک کرنا ہے اور یہ جائز نہیں اور یہی جمہور کے نقطۂ نظر کی ترجیح کی وجہ ہے۔

مراسیل تابعی و تبع تابعین!

لفظ تابعی "تبع" سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی پیچھے چلنے والے کے ہیں۔(۳۶)

اصطلاح میں تابعی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور حالت اسلام ہی میں وفات پائی ہو اور تبع تابعی سے مراد وہ شخص ہے جس نے حالت ایمان میں کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور اسی حالت میں فوت ہوا ہو۔(۳۷)

مراسیل تابعی و تبع تابعین سے مراد ایسی حدیثیں ہیں جن کو تابعی، صحابی سے یا تبع تابعی سے سنے اور بیان کرتے وقت وہ ایک یا دونوں واسطے ساقط کر کے متن حدیث کو مرفوعاً روایت کرے مثلاً شعبی، حسن بصری، علقمہ بن قیس، سعید بن المسیب، سفیان ثوری اور اس طرح دوسرے تابعین و تبع تابعین حدیث بیان کرتے ہوئے مسند کو ساقط کر دیں اور کہیں۔ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔(۳۸)

تابعین اور تبع تابعین کی مراسیل پر زمانہ کے اختلاف کے باوجود اکٹھے بحث کرنے کی وجہ وہ حدیث ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین زمانوں کے بہتر دور ہونے کی خوشخبری دی تھی وہ یہ ہے۔

---

(۳۶) لویس معلوف، المنجد فی اللغۃ والاعلام، بیروت، دارالمشرق، طبع ۱۶، ص ۵۹۔

(۳۷) محمد علی تھانوی، کشاف اصطلاحات الفنون، بنگال، ایشیاٹک سوسائٹی ۱۹۸۸ء، ج ۱، ص ۱۶۷

(۳۸) ماوردی ادب القاضی، ج ۱، ص ۳۹۸ نیز ملاحظہ فرمائیں ابن نجار، فتوحی شرح الکوکب المنیر، ج ۲، ص ۵۷۵۔